حصہ لینے سے کنارہ کرتے ہیں، صرف حجروں میں بیٹھے رہنے اور انفرادی عبادت و ریاضت کے اعمال کو اسلامی فرائض کی ادائیگی کے لیے کافی سمجھتے ہیں، گستاخی معاف! وہ اسلام کے پاک و صاف دامن پر ایک دھبا لگاتے ہیں۔ ان کے فرائض صرف نماز، صرف روزہ، صرف حج و زکوٰۃ اور صرف ذکر و تسبیح میں منحصر نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اسلام کی عزت برقرار رکھنے، اسلامی علوم کی تبلیغ و ترویج میں حصہ لینے اور اسلامی شوکت و سطوت کی ذمہ داری بھی تو ان کے سر ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ الحق کے قارئین کو اپنے اس فریضۂ وقت کا احساس ہے، جیسا کہ ادارہ کو موصول ہونے والے سینکڑوں خطوط سے واضح ہے۔ اُمید ہے کہ وہ اس سلسلہ کی مزید مساعی، ترویج و تعارف، حلقۂ افادہ کی وسعت اور اس کے مضامین کو زیادہ سے زیادہ قارئین تک پہنچانے میں پہلے سے بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور عملی اور فکری انقلاب کی اس توسیعی مہم میں اپنی مساعی جمیلہ سے ادارہ کو باخبر رکھیں گے۔ وَاَجْرُہُمْ عَلَی اللّٰہ

اے زندہ و قدوس خدا، اے ارحم الرحمین، اے شہنشاہ رب، اے رب العالمین! ہمارے گناہوں سے درگزر فرما، ہماری کوتاہیوں، تسامحات، کمزوریوں اور فروگذاشتوں کو معاف فرما، ہمارے ضعف و ناتوانی پر رحم فرما، اعمالِ صالحہ کی توفیق نصیب فرما، اپنے دین کی خدمت کے لیے ہمارے دلوں کو مضبوط اور قدموں کو متحرک کر دے، ہماری کلائیوں میں طاقت عنایت فرما، حق کو فتح اور باطل کو شکست دے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

حضرت مولانا حافظ غلام حبیب صاحب نقشبندیؒ کا سانحۂ ارتحال

بالآخر طویل علالت کے بعد پیر طریقت حضرت مولانا حافظ غلام حبیب صاحب نقشبندیؒ (چکوال) بھی ۱۲ ستمبر کو صبح نو بجے اس دارِ فانی سے رحلت فرما کر بارگاہِ حبیب میں پہنچ گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم حضرت مولانا فضل علی شاہ صاحبؒ اور مولانا خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی صاحب رحمہم اللہ کے ماذون و خلیفہ تھے۔ ان بزرگوں کی خدمت اور صحبت نے موصوف کو علم سلوک اور طریقت و تصوف کے بلندترین مقام پر پہنچا دیا۔ مرحوم کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ قرآن سے تقریر و تذکیر کے قائل اور خود اس پر عامل تھے، قرآن کی آیات اور مضامین اس بڑھاپے میں بھی انہیں ازبر اور مستحضر تھے۔ ان کا درسِ قرآن ہو یا درسِ تصوف و طریقت ہو، نجی محفل ہو یا سیاسی رائے ہو، مدرسہ کے طلباء کو نصیحت ہو یا سماجی کاموں میں مشورہ ہو، سفر ہو یا حضر ہو، موقع محل اور حالات کی مناسبت سے قرآنی آیات ان کے وردِ زبان ہوتیں۔ پڑھنے کا انداز اس قدر اچھوتا اور نرالا ہوتا کہ اگر ترجمہ نہ بھی بیان کیا جاتا (جبکہ مرحوم باقاعدہ ہر آیت کا ترجمہ بھی بیان فرما دیتے تھے) تب بھی سامعین کو اس کے مضمون و مفہوم کا آسانی سے ادراک ہو جاتا۔

مرحوم نے ملک و بیرونِ ملک اور پھر دنیا کے آخری کونے تک کے اسفار بڑھاپے میں بھی اس لیے جاری